REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ ۶ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۰ تبوک ۱۳۳۸ھش ۱۰ ستمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۱۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل بعد دوپہر کچھ اعصابی ضعف اور بےچینی کی شکایت رہی آج صبح عام طبیعت بفضلہ بہتر ہے

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۹ ستمبر بوقت پونے دس بجے صبح

کل دس بجے تک حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس کے بعد کچھ اعصابی ضعف کی شکائت ہوگئی۔ بعد دوپہر بےچینی کی تکلیف بھی ہو گئی۔ رات نیند آگئی۔ آج صبح عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد
بوقت پونے دس بجے صبح
ربوہ ۹ ستمبر ۱۹۵۹ء

جامعہ احمدیہ ۱۲ ستمبر کو کھل رہا ہے

تمام اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ جامعہ احمدیہ موسمی تعطیلات کے بعد ۱۲ ستمبر ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ ٹھیک سات بجے صبح کھل جائے گا۔ طلباء پونے سات بجے تک جامعہ میں پہنچ جائیں۔ سات بجے پڑھائی شروع ہو جائے گی۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

لاؤس کے متعلق حفاظتی کونسل کی مقرر کردہ کمیٹی نے کام شروع کر دیا

کمیٹی تونس جاپان۔ اٹلی اور ارجنٹائن پر مشتمل ہے

نیویارک ۹ ستمبر۔ حفاظتی کونسل نے تونس۔ جاپان۔ اٹلی اور ارجنٹائن پر مشتمل جو کمیٹی قائم کی ہے۔ کل شام اس کا پہلا اجلاس اقوام متحدہ کے سکرٹریٹ میں منعقد ہوا۔ حفاظتی کونسل نے یہ کمیٹی کل رات ایک کے مقابلے میں دس ووٹوں سے قائم کی تھی۔ صرف روس نے مخالفت میں ووٹ دیا تھا۔ حفاظتی کونسل نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ روس کی اس مخالفت کو ویٹو تصور نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ طریق کار کا مسئلہ ہے۔ یاد رہے روس کے نمائندے نے اجلاس کے آغاز ہی میں اعلان کر دیا تھا۔ کہ ہر شول کو یہ اجلاس بلانے کا کوئی اختیار حاصل نہیں تھا۔ لہذا یہ اجلاس ناجائز ہے۔ کل رات حفاظتی کونسل کے اجلاس کے اختتام پر مسٹر سوبولوف نمائندہ روس نے پھر اعلان کیا تھا۔ کہ نئی کمیٹی کے خلاف جو ووٹ دیا تھا۔ اس کی حیثیت ویٹو کی ہے۔ آپ نے پھر کہا کہ ناجائز اجلاس کی قرارداد بھی ناجائز ہے۔ اور کسی پر اس کی پابندی ضروری نہیں۔ آپ نے اس قرارداد کو خطرناک مثال قرار دیا اور کہا کہ اس سے منشور کی علانیہ خلاف ورزی کی گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ حفاظتی کونسل کے صدر نے میری مخالفت کے بارے میں جو رولنگ دیا ہے۔ وہ اقوام متحدہ کے منشور اور ۱۹۴۵ء کے چار طاقتی معاہدے کے مفہوم کے بالکل منافی ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت تک کونسل میں جس طریق کار پر عمل ہوتا رہا ہے۔ یہ رولنگ اس کی بھی نفی کرتی ہے۔

چین عالمگیر جنگ کا خطرہ مول نہیں لے گا

پارلیمانی مشاورتی کمیٹی میں پنڈت نہرو کی تقریر

نئی دہلی ۹ ستمبر۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق پنڈت نہرو نے کل رات امور خارجہ سے متعلق پارلیمانی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ چین بھارت سے بڑی لڑائی شروع کر کے عالمگیر جنگ کے آغاز کا خطرہ مول نہیں لے گا۔ آپ نے کہا کہ چین اور بھارت کی لڑائی عالمی جنگ کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ پنڈت نہرو نے چین سے مصالحانہ بات چیت کے آغاز کی بھی خواہش ظاہر کی۔

عہدیداران جماعت کی توجہ کیلئے

۱۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو ایسی جماعتوں کی فہرست الفضل میں شائع ہو رہی ہے۔ جو ۵ اکتوبر تک وقف جدید کا چندہ سو فیصدی ادا کر دیں گی۔

ابھی کئی مستعد جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کے ذمہ بھاری رقوم بقایا ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی سابقہ روایات کو قائم نہ رکھ سکیں۔ اور ان کا نام اس فہرست میں آنے سے رہ جائے۔ لہذا جملہ عہدیداران حضرات کو ابھی سے نہایت درجہ مستعدی کے ساتھ کوشش کرنی چاہیئے۔ تا ان کی جماعت کا نام ضرور اس فہرست میں شامل ہو سکے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین

(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۵۹ء

خدمتِ اسلام

(۱)

لاہور کا ایک دینی ہفت روزہ لکھتا ہے:۔

"اصل میں یہ بحر در دمر یز اور اہمل بے جوڑ پوزیشن قدرتی نتیجہ ہے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور شخص کو امام وقت ماننے اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت دینے کا۔ ختم نبوت کی حقیقی اہمیت ہی یہ ہے۔ کہ اس کی رو سے اب تک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی معیار حق ہیں۔ ایمان لانے کی دعوت صرف حضور ہی کی طرف ہوگی۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ اسلام کی خدمت ہے۔ ادعا کے تمام پیمانے توڑے جا چکے ہیں۔ صرف ایک پیمانہ رہ گیا ہے۔ اور وہ ہے نبوت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم"

جہاں تک اس معاصر کا یہ کہنا ہے کہ "اب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی معیار حق ہیں۔ اس کے متعلق ایک مسلمان کی دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ اور یہ بھی حق ہے کہ "ایمان لانے کی دعوت صرف حضور ہی کی طرف ہوگی۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے۔ وہ اسلام کی خدمت ہے"۔ لیکن معاصر کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے۔ کہ ادعا کے تمام پیمانے توڑے جا چکے ہیں"۔

نہ معلوم معاصر اور اس کے ہم خیالوں نے یہ اصول کہاں سے لیا ہے۔ اسلام میں تو کہیں اس کا نام و نشان نہیں۔ کہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجدید احیائے اسلام کے لئے کھڑا ہونے کا ادعا کرنا بھی منسوخ ہو چکا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث نبویؐ میں تو کہیں ایسا ذکر اذکار نہیں۔ البتہ شاید یہ ایک خود ساختہ عقلی ڈھکوسلا ہے۔ اور حق کا انکار کرنے کے لئے وجہ جواز کے طور پر وضع کر لیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں تو صاف صاف لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے۔ کہ

اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

یعنی اسلام میں از روئے قرآن کریم تین اطاعتیں ہیں جو فرض قرار دی گئی ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی اطاعت

(۲) اس کے رسول کی اطاعت اور

(۳) اولی الامر منکم کی اطاعت

علاوہ ازیں کئی احادیث سے بھی وضاحت ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کے علاوہ امام وقت کی اطاعت بھی لازمی ہے۔ چنانچہ ایک اور حدیث شریف میں صاف صاف بتایا گیا ہے۔ کہ

من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ

یعنی جس نے اپنے وقت کے امام کی شناخت نہ کی وہ جاہلیت کی موت مرا۔

اب ایک معمولی عقل کا انسان بھی اتنی سیدھی بات سمجھ سکتا ہے کہ جب تک ان تینوں اطاعتوں میں سے ہر ایک کا اپنی اپنی جگہ ادّعا نہ ہو۔ اور اطاعت کا مطالبہ صاف صاف الفاظ میں نہ ہو۔ اس وقت تک اطاعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اگر اللہ تعالےٰ انسانوں کے سامنے اپنے معبود حقیقی ہونے کا دعوےٰ نہ کرے۔ جیسا کہ وہ شروع ہی سے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ کرتا رہا ہے۔ انسان پر کسی طرح یہ فرض عائد نہیں ہوتا کہ وہ اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرے۔ کیونکہ وہ اس کے بغیر جان ہی نہیں سکتا کہ کوئی قابل پرستش اعلیٰ ہستی ہے۔ جو اس سے اطاعت کا مطالبہ کرتی ہے۔ اسی طرح کوئی انسان کسی رسول یا نبی پر ایمان لانے کے لئے مجبور نہیں ہے۔ جب تک وہ نبی یا رسول منجانب اللہ مبعوث ہونے کا ادّعا نہ کرے۔ اسی طرح اولی الامر کا معاملہ ہے۔ ایک اولی الامر جب تک یہ دعوےٰ نہ کرے۔ کہ میں اولی الامر ہوں اس کی اطاعت کس طرح فرض ہو سکتی ہے؟

یہاں ہم اس بحث میں نہیں جانا چاہتے کہ اس آیہ کریمہ میں اولی الامر منکم کے کیا معنے ہیں۔ یہاں ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ یہ اصول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ادعا کے تمام پیمانے توڑ دیئے گئے ہیں۔ ایک خود ساختہ اصول ہے۔ جس کی شریعت اسلامیہ میں کوئی بنیاد نہیں اولی الامر کے خواہ کچھ بھی معنے کر لو۔ اس آیہ کریمہ کے رو سے اس کی اطاعت فرض ہے۔ اور کسی کی اطاعت اس وقت تک فرض نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کی طرف سے اپنی اطاعت کی طرف بلانے کا ادعا نہ ہو؟

دانشمندوں کا یہ وطیرہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ کہ وہ الٰہی پروگرام سے دامن چھڑانا چاہتے ہیں۔ وہ شریعت الٰہیہ اور اس کے احکام کو پس پشت ڈال کر اپنی عقل سے بعض اصول گھڑنے کے عادی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اکثر انبیاء علیہم السلام کی اُمتیں ان عقلمندوں کی بدولت راہ مستقیم سے بھٹک جاتی رہی ہیں۔ اور جب ان عقلمندوں کی موشگافیوں اور الحادی قسم کے اصولوں کے سبب برّ و بحر میں فساد کے آثار نمودار ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ بھی اپنی ہدایت کی تجدید و احیاء کے لئے اپنا فرستادہ انسانوں کی طرف بھیجتا ہے۔ تاکہ وہ انسانوں کو عقلمندوں کے پیدا کئے ہوئے گورکھ دھندوں سے نجات دلائے۔ اور ان کے سامنے حقیقی منزل اور صراطِ مستقیم کو روشن کرے؟

الٰہی پروگرام سے گریز ہی دراصل تمام خرابیوں کی جڑ ہے جو دین میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر کوئی امت الٰہی پروگرام کی پابندی کرتی رہے۔ تو ایسی برائیوں کا بہت کم امکان رہ جاتا ہے۔ لیکن عقلمند اللہ تعالےٰ کو اصلاح دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ درحقیقت ایسے لوگ نہ تو اللہ تعالےٰ پر اور نہ اس کے رسول پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ ان کا ایمان فی الواقعہ صرف اپنی دانشوری پر ہوتا ہے۔ اور یہی فساد کی جڑ ہے۔ یہ لوگ اپنے عقلی چراغوں سے اتنے چندھیا جاتے ہیں۔ کہ ان کو نورِ حقیقی کی کرن نظر ہی نہیں آ سکتی۔ اور صحیح یہ ہے۔ کہ انہیں اپنا آپ بھی نظر نہیں آتا۔ اور اپنے آپ کو بھی وہ لفاظی کے غباروں میں گم کر دیتے ہیں بقول غالب ؎

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

اب مذکورہ بالا معاصر اپنے آپ کو ان الفاظ میں چھپانے کی کوشش کر رہا ہے کہ "اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ اسلام کی خدمت ہے"۔

ہر ایک مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے سب سے بڑے خادم تھے۔ اور آپ کے بعد آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پھر تابعین اور تبع تابعین اور دیگر صلحاء و مجددین رحمہم اللہ۔ جو آج تک اسلام میں پیدا ہوتے چلے آئے ہیں سب اسلام کے خادم ہی ہیں۔ اگر خدمت اسلام ادعا کے منافی ہے۔ تو اس من گھڑت اصول کا اطلاق تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی نعوذ باللہ ہونا چاہیئے۔ اور دور جانے کی ضرورت نہیں مسلمانوں میں ایسے صاحبان دانش واقعی ہوئے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ محض ایک معمولی قاصد اور ڈاکیہ مانتے ہیں۔ اور صرف لا الٰہ الا اللّٰہ پر ایمان لانا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور "محمد رسول اللہ" پر ایمان لانا ضروری نہیں سمجھتے۔ ایسے ہی لوگوں کی ایک شاخ منکرین حدیث بھی ہیں۔ جو اپنے آپ کو صرف "اہل قرآن" مانتے ہیں۔ دراصل وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ادّعا کے تمام پیمانے توڑ دیئے گئے ہیں۔ اسی زہریلے درخت کی ایک شاخ ہیں آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی "خادم اسلام" کیوں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ قرآن و حدیث میں تو ایسے "خادمان اسلام" کا سراسر جواز بھرا ہوا ہے۔ جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد اللہ تعالےٰ خود مبعوث کرتا رہے گا۔ بڑی حیرانی کی بات ہے۔ کہ ان دانشوروں کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص یہ دعوےٰ بھی نہیں کر سکتا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تجدید و احیائے اسلام کے لئے مبعوث کیا ہے۔ تمام دنیاوی بادشاہوں کے سفیروں کو تو اپنا "لیٹر آف کریڈٹ" پیش کرنا ضروری ہے لیکن اللہ و رسول کے نام کو بلند کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑے ہونے والوں کو اپنا لیٹر آف کریڈٹ پیش کرنا خدا جانے کیوں قابل اعتراض ہے

(باقی)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

فرسٹ ایر و تھرڈ ایر کا نیا داخلہ آرٹس۔ میڈیکل اور نان میڈیکل ۵ ستمبر ۱۹۵۹ء ہفتہ سے شروع ہے۔ سیکنڈ ایر اور فورتھ ایر کا داخلہ بھی جاری ہے۔

غریب۔ مستحق اور اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والے طلباء کو فیس کی مراعات اور دیگر وظائف دیئے جاتے ہیں۔ کالج میں بہترین تعلیمی ماحول ہے۔ اور تربیت کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ داخلہ کے لئے مصدقہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ مجوزہ فارم داخلہ کے ساتھ پیش کریں۔

پراسپکٹس اور داخلہ فارم دفتر کالج سے مفت طلب فرمائیں۔

کلاسز ۱۴ ستمبر سے شروع ہونگی۔

مرزا ناصر احمد ایم۔ اے (آکسن)
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی علالت

اور

تحریک وقف جدید

(امرائے جماعت کی خاص توجہ کے لئے)

از مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ ممبر مجلس وقف جدید

مورخہ ۱/۹/۵۹ کو کمیٹی وقف جدید کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں سال رواں کی مالی حالت کا جائزہ لیا گیا اور سال گذشتہ سے اس کا موازنہ کیا گیا۔ اس جائزہ میں یہ نہایت تکلیف دہ امر مجلس کے سامنے آیا کہ سال رواں کی وصولی افسوسناک حد تک کم ہے۔ حتیٰ کہ سال گذشتہ کے مقابل پر بھی بجائے بڑھنے کے گری ہوئی ہے۔

۱۹۵۸ء میں کل وعدہ جات ستر ہزار (۷۰۰۰۰/۰/۰) روپے کے تھے۔ جسکے مقابل پر ۳۱ اگست ۱۹۵۸ء تک کی وصولی اڑتالیس ہزار ستر روپے تھی۔ سال رواں میں اگرچہ گذشتہ سال کی نسبت وعدہ جات کی رقم میں چار ہزار آٹھ سو اٹھائیس روپے کا اضافہ ہے۔ (یعنی کل وعدہ جات ۷۴۸۲۸/۰/۰ ہیں) مگر اس کے مقابل پر متبادل عرصہ میں چندہ کی وصولی میں آٹھ ہزار پانچ سو پینتالیس (۸۵۴۵/۰/۰) روپے کی کمی ہے۔ اس طرح چوہتر ہزار آٹھ سو چوبیس روپے (۷۴۸۲۴/-/-) کے وعدہ جات کے مقابل پر محض انتالیس ہزار پانچ سو چھتیس روپے (۳۹۵۳۶/-/-) کی وصولی ہے اور سال کے اختتام میں صرف چار ماہ باقی ہیں۔

یہ حالت کسی طرح بھی تسلی بخش قرار نہیں دی جا سکتی بلکہ بہت قابل فکر ہے کیونکہ یہاں خرچ طبعاً کام کے پھیلاؤ کے ذریعہ بڑھ رہا ہے وہاں آمد برابر بڑھنا تو درکنار گر رہی ہے لہٰذا مخلصین جماعت کو فوری طور پر گذشتہ کوتاہی کا ازالہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اس ضمن میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ماہ اپریل سال رواں کے مالی جائزہ کے بعد مجلس وقف جدید نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وصولی چندہ کے سلسلہ میں علیحدہ سٹاف رکھ کر امرائے جماعت کو اور بقایا داران کو فرداً فرداً بھی یاددہانی کروائی جائے۔ چنانچہ اس طریق کے مطابق عمل کیا گیا اور بعض مخلصین نے طوعی طور پر اپنے آپکو اس کام کے لئے وقف کیا اور دن رات محنت کرکے فہرستوں کی چھان بین کی اور بقایا داران کو فرداً فرداً بھی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ نیز الفضل کے ذریعہ بھی جماعت کو بار بار توجہ دلائی جاتی رہی۔ مگر ان سب کوششوں کے باوجود مندرجہ بالا اعداد وشمار ایک بہت تلخ حقیقت کے مظہر ہیں۔

وجوہات کی چھان بین کے دوران میں یہ امر خاص طور پر دفتر کی طرف سے پیش کیا گیا۔ کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اطال اللہ عمرہٗ اپنی شدید علالت کے باعث اس سال جماعت کو اس طرف توجہ نہیں دلا سکے گذشتہ سال کی وصولی کا گراف اس امر کی تائید کرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے بعد جماعت غیر معمولی طور پر ادائیگی کی طرف توجہ کرتی رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں گذشتہ سال کی وصولی کی رفتار اس امر کے باوجود کہ دفتر کی طرف سے سال رواں کے مقابل پر آدھی کوشش بھی نہیں کی گئی تھی۔ سال رواں کی نسبت بہت بہتر ہے۔

اس سے اگرچہ ایک طرف یہ نتیجہ بھی نکالا جا سکتا ہے۔ کہ یہ امر جماعت کی حضور ایدہ کے ساتھ والہانہ وابستگی پر دال ہے۔ مگر دوسری طرف یہ امر جماعت کی افسوسناک غفلت کی بھی غمازی کر رہا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک تو حضور ایدہ اللہ کی اس شدید علالت کے دنوں میں چندوں کی ادائیگی میں جماعت کی غفلت ایک دل ہلا دینے والا امر ہے کیونکہ جب امام بیمار ہو تو جماعت کو اپنی ذمہ داری کا احساس بڑھ جانا چاہیئے۔

ہمارے ملک میں پہلے ایک طریق رائج تھا (جو شاید اب بھی بعض علاقوں میں رائج ہو) کہ جب عوام کو ادنیٰ ادنیٰ حکام ضلع سے بھی کام پڑتا تھا۔ تو وہ انواع و اقسام کے پھلوں کی ڈالیاں طرح طرح کے پھولوں سے سجا کر ان کی خدمت میں پیش کرتے تھے یہ طریق جس سے حصول خوشنودی مقصود ہوتا تھا۔ غلط اور ناجائز ہی سہی۔ مگر فطرت انسانی کے اس پہلو پر ضرور روشنی ڈالتا ہے کہ ہر سائل اپنے مسئول کو خوش کرنے کے لئے سو سو طرح کے حیلے کرتا ہے۔ التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات کی دعا میں بھی فطرت انسانی کے اس بنیادی جذبہ کے مناسب حال اظہار کا طریق بیان فرمایا گیا ہے کہ جب اپنے رب کے ہاں تم سوالی بن کر جاؤ۔ تو اس کے حضور صلوات اور طیبات کے تحفے پیش کیا کرو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس اعلان میں بھی دراصل انہی تحائف کا بیان ہے کہ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین یعنی میری تو تمام عبادات اور قربانیاں حتیٰ کہ میری ساری زندگی اور موت محض خدا کے لئے ہیں۔

خدا کے حضور عبادات اور طیبات کی نذر پیش کرنا تو ایک ایسا فطری تقاضا ہے کہ ایک دہریہ بھی مصائب کے طوفانوں میں گھر کر خدا کے حضور گڑگڑاتا ہے کہ مجھے ایک بار بچا لے میں ساری زندگی تیرے حضور عبادات کے نذرانے پیش کرتا رہوں گا پھر کیوں نہ مذہبی جماعتیں ہر قومی بحران کے وقت اس عالی سرکار میں عبادات اور قربانیوں کی بھرپور ڈالیاں پیش کیا کریں۔ ہمارے پیارے امام کی یہ لمبی اور تکلیف دہ علالت ایک بہت بڑا قومی بحران ہے۔ جس نے جماعت کے تمام مخلصین کو شدید بے چینی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ دلوں کی یہ کیفیت وہی جانتے ہیں جن پر گذر رہی ہے کسی کام کی اٹکل نہیں رہی کسی صورت قرار نہیں آتا۔ گویا حضور ایدہ اللہ کی بے چینی عام ہو کر جماعت کے تمام مخلصین کے قلوب میں سرایت کر گئی ہے آپ کی بیماری سے ہم سب بیمار ہیں۔ جیسے سر دکھتا ہو تو جسم کا عضو عضو اس کے ساتھ تڑپتا ہے مان مشکل ایام میں جماعت کا پہلا فرض یہ تھا۔ کہ خدا کے حضور جس کی شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں۔ طرح طرح کے نذرانے لے کر حاضر ہو جیسے محتاج لوگ شہنشاہوں کی سرکار میں پیش کیا کرتے ہیں یا جیسے روٹھے ہوئے محبوب کو منایا جاتا ہے کیا جماعت نے اجتماعی طور پر ایسا ہی طریق اختیار کیا ہے؟ بے شک جماعت عبادات میں پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ اور صدقات کی طرف سے بھی کوئی کوتاہی نہیں۔ مگر ایک خانہ ابھی تک خالی پڑا ہے۔ تحریک وقف جدید کے مالی جائزہ پر ایک نظر ڈالنے کے بعد کوئی ذی شعور اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے مضامین اور اعلانات کے ذریعہ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیماری کی شدت سے آگاہ ہو چکی ہے اور تو ہمیں ان ایام میں زیادہ سے زیادہ حضرت کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس کا ایک طریق پہلے سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنا ہے۔ نہ یہ کہ پہلے واجبات کی ادائیگی میں بھی سستی پیدا ہو جائے۔

دوسرے اس مسئلہ کا ایک اخلاقی پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ وہ کام جو حضور اپنی شدید علالت کے باعث ادا کرنے سے عارضی طور پر قاصر ہیں۔ اور جنہیں سرانجام دینے کے لئے آپ کا دل ہر وقت بے قرار رہتا ہے۔ خصوصاً آپ کی بیماری کے ایام میں ایسے نیک کاموں میں جماعت کی ذرا سی غفلت بھی ذمہ داری کے اعلیٰ جذبہ سے گری ہوئی بات نظر آتی ہے۔ ایک ایسا شخص جس نے اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ جماعت کی پرورش اور نگہداشت میں گذارا ہے کیا جماعت کا یہ فرض نہیں کہ وہ اس کی جاری کردہ تمام نیک تحریکات کو نہایت درجہ دیانتداری، جدوجہد اور انتہائی جانفشانی کے ساتھ کامیاب بنانے کی کوشش کرے۔ آج کل گویا حضور ایدہ اللہ کی یہ تمام تحریکات ہمارے پاس ایک مقدس امانت ہیں ہمیں ہرگز اس امانت کی نوع کی خیانت سے کام نہیں لینا چاہیئے۔

ایک اور پہلو سے بھی میں اس امر کو جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں میرے نزدیک حضور ایدہ اللہ کی صحت کے گرنے کی وجوہات میں سے سب سے پیش پیش مندرجہ ذیل دو امور ہیں:-

۱۔ سلسلہ کے کاموں میں حضور کی شدید دماغی اور جسمانی محنت۔ ایسی محنت کہ جو معمولی قویٰ کے انسان کے قلیل مدت ہی میں پرخچے اڑا دیتی۔

۲۔ اسلام کے غلبہ کے لئے حضور کی شدید خواہش اور شوق کی بلندی اور فراوانی جسکے مقابل پر جماعت کی کوششیں کوتاہ قامت نظر آتی ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ چند سالوں سے حضور کی یہ خواہش کہ میں اسلام کی غیر معمولی فتوحات اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں اتنی شدت اختیار کر چکی ہے کہ جیسے کوئی روگ لگ گیا ہو۔ یہ اس آیت کریمہ کی عملی تفسیر نظر آتی ہے کہ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین —

دراصل بات یہ ہے کہ یہ بے قراری پہلے بھی تھی۔ مگر اب صحت کی کمزوری

اور ضبط کی کمی کی وجہ سے اس کا اظہار زیادہ ہونے لگا ہے۔ قریب سے دیکھنے والوں نے اب بارہا حضور کو ان فکروں میں آنسوؤں سے اس طرح روتے دیکھا ہے جس کا آج سے دس سال پہلے تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا ویسے یہ تڑپ کوئی نئی چیز نہیں آپ کے ابتدائے خلافت سے لے کر اب تک کے خطبات اس کا مظہر رہے ہیں۔ اور قدیم سے حضور کے ساتھ کام کرنے والے خدام بھی یہی شہادت دیتے ہیں۔ گویا کہ یہ ایک پرانا لاوا ہے جو اب صحت کی کمزوری کے ایام میں پوری طاقت سے پھوٹ پڑا ہے۔ ملک کی تقسیم کے ایام میں جماعت کی غیر معمولی فکر بھی اثر کئے بغیر نہیں رہی۔ ان دنوں کا مجھے حضور ایدہ اللہ کا ایک خطبہ یاد ہے۔ جس میں حضور نے فرمایا تھا کہ جماعت کو جن خطرناک حالات میں سے گزرنا پڑ رہا ہے یا جو خطرات اسے آئندہ درپیش ہیں ان کا مجھے جس شدت سے احساس ہے اگر اس کا ایک عشر بھی کسی کمزور طاقت کے انسان کو ہو تو وہ اس بوجھ سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے بشریت کے لوازمات سے کوئی انسان بالا نہیں۔ پھر کیسے ممکن تھا کہ اس قدر لمبے عرصہ کے مسلسل افکار حضور ایدہ اللہ کی صحت پر برے رنگ میں اثر انداز نہ ہوتے وہی ذہنی بے چینی جو برسوں سے حضور کو بے قرار رکھتی چلی آئی ہے۔ اب جسم میں سرایت کر کے ایک جسمانی عارضہ کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ ڈاکٹر دل سے جہاں تک ممکن تھا وہ کر چکے ہیں۔ اور کر رہے ہیں مگر کچھ ایسی باتیں ہیں جو ان کے دائرہ اختیار سے باہر ہیں۔ اب بھلا ڈاکٹروں سے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ جماعت کے چندے کی حالت کو غیر معمولی طور پر بہتر بنا دیں۔ یا جماعت کو ایسی شاندار کامیابیاں عطا کر دیں۔ کہ ان کی خبر حضور کے لئے تریاق کا کام کرے۔ یہ بات کلیتہً جماعت کی اپنی مخلصانہ کوششوں کے نتیجے ہی میں ظہور میں آ سکتی ہے۔ جو خدا کے بے انتہا فضل کو جذب کرنیکا موجب ہوں۔ مگر صورت حال یہ ہے کہ کم از کم وقف جدید کے چندوں کی حالت ہرگز ایسی نہیں جو حضور ایدہ اللہ کے لئے کسی طرح بھی خوشی کا موجب ہو بلکہ معاملہ برعکس ہے۔

حضور ایدہ اللہ پہلے بار بار اس خواہش کا اظہار فرماتے تھے۔ کہ تحریک وقف جدید کا سالانہ چندہ کم از کم چھ لاکھ روپیہ ہو پھر بیماری اور زور پکڑ گئی۔ اور ہمیں ارشاد ہوا کہ اس چندہ کو بارہ لاکھ تک پہنچانے کی کوشش کرو۔ جماعت اس بارہ لاکھ کی خواہش کو پیش نظر رکھ کر اپنے وعدہ جات کو دیکھے (یعنی صرف ۲۰۸۰۴/۰/۰ روپے) اور اب تک کی وصولی پر بھی نگاہ ڈالے (یعنی صرف -/-/۲۹۵۲۶ روپے) اور پھر سوچے کہ ان حالات کی اطلاع حضور ایدہ اللہ کی بیماری پر کس رنگ میں اثر انداز ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کی صحت کا حافظ و ناصر ہو میرے نزدیک تو یہ حالت ہرگز تسلی بخش نہیں۔ میں اس وقت مجلس وقف جدید کے تمام ممبران کی ترجمانی کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ ہم حضور سے اس بارہ میں بے حد شرمندہ ہیں۔ یہ ہماری شامت اعمال ہو گی۔ کہ ہمیں حضور کے استفسار پر اس تکلیف دہ صورت حال سے حضور کو آگاہ کرنا پڑے گا۔ سوائے اسکے اور خدا کرے کہ ایسا ہو کہ جماعت چند دنوں کے اندر اندر ہی موجودہ نقشہ پلٹ کر رکھ دے۔ وعدہ جات میں بھی ترقی کا قدم اٹھایا جائے اور ادائیگی میں بھی۔

جماعت میں خدا کے فضل سے خلاص موجود ہے۔ محض کارکنان کی تھوڑی سی جدوجہد کی ضرورت ہے امراء اس بارہ میں بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ جماعت کی تاریخ بتاتی ہے کہ بعض دفعہ ایک اچھے امیر کی توجہ جماعت کی کایا پلٹ دیتی ہے۔ حضرت چوہدری عبداللہ خاں صاحب مرحوم کی مثال دیکھئے خدا تعالیٰ کی ان پر بے شمار رحمتیں ہوں آپ نے کتنی محنت اور خلوص کے ساتھ جماعت کراچی کی خدمت کی اور اس جماعت کو ایک نہایت اعلیٰ مقام تک پہنچانے میں کامیاب ہو گئے۔ باقی امراء کو بھی اس نیک مثال کی پیروی کرنی چاہیئے۔ بخصوصاً کراچی کی جماعت کو اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے فوراً اپنے بقایاجات کو صاف کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

آخر پر میں احباب جماعت کے سامنے ایک تجویز رکھ کر اجازت چاہتا ہوں ہم میں سے ایک تو ہر چندہ دہندہ حضور ایدہ اللہ کی اس طویل بیماری کے پیش نظر اپنے تمام چندہ جات میں کچھ نہ کچھ اضافہ کر دے اور دوسرے فوری ادائیگی کی طرف توجہ کرے۔ اور امراء کوشش فرمائیں کہ جو احمدی ابھی تک اس تحریک میں شامل نہیں انہیں خاص تحریک کے ذریعہ شامل کیا جائے۔ (وقف جدید کے چندہ دہندگان کی کل تعداد تیرہ ہزار کے لگ بھگ ہے جس کا مطلب ہے کہ جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد ابھی تک اس تحریک میں شامل نہیں) یہ جدوجہد اس طرح ہونی چاہیے جیسے ہنگامی حالات بلکہ جس طرح گویا وار فوٹنگ میں کام کیا جاتا ہے اگر ہم اس طرح اپنے چندہ جات میں غیر معمولی اضافہ دکھائیں تو میرے نزدیک یہ امر خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہو گا۔ اور حضور ایدہ اللہ کو بھی اس خبر سے بے پناہ مسرت پہنچے گی۔ ہمیں چاہیئے کہ آج کل خدا اور اسکے خلیفہ کے سامنے اسی قسم کے تحائف بکثرت پیش کرتے رہیں۔ لکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات۔

صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید اور وقف جدید کے

موصی کارکنان توجہ فرمائیں!

—— (از مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز۔ ربوہ) ——

حصہ آمد کے ہر موصی دوست کو ہر سال ایک معین فارم بھیجا جاتا ہے۔ جو فارم اصل آمد کے نام سے معروف ہے اور اس فارم پر اس سے اس کی گذشتہ سال کی اصل آمد دریافت کی جاتی ہے جس پر اس نے اپنا اور اپنے اہل و عیال کا گذارہ کیا۔ اس فارم کو پُر کر کے دفتر کو واپس کرنا سلسلہ کے موصی کارکنوں کے لئے بھی ایسا ہی لازمی ہے جیسا کہ غیر کارکنوں (تاجروں، گورنمنٹ کے ملازموں اور دوسرے پیشہ وروں وغیرہ) کے لئے ضروری ہے۔ مگر بعض کارکن یہ لکھ کر فارم واپس کر دیتے ہیں کہ ہماری تنخواہ یا الاؤنس فلاں دفتر سے ملتا ہے وہاں سے دریافت کر لیں اور اس کے مطابق ہمارا حساب تیار کر دیں کہ آیا ہماری طرف سے گذشتہ سال کا حصہ آمد وصیت کے مطابق پورا ادا ہو گیا ہے یا نہیں۔

ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کا یہ جواب نہ تو دفتر کے لئے قابل عمل ہے اور نہ ہی قاعدہ کی رو سے درست ہے دفتر کے لئے تو اس لئے قابل عمل نہیں کہ اس وقت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تین بڑے ادارے ہیں (۱) صدر انجمن احمدیہ پاکستان (۲) تحریک جدید اور (۳) وقف جدید ان تینوں اداروں میں حصہ آمد کے سینکڑوں موصی احباب کارکن ہیں اور دفتر کے لئے یہ بات مشکل بلکہ قریباً ناممکن ہے کہ ہر کارکن کے متعلق اس کے متعلقہ دفتر سے دریافت کرے کہ گذشتہ سال وہ دفتر کی طرف سے کس قدر ماہوار تنخواہ یا الاؤنس لے رہا ہے۔ نیز اس طرح بعض پیچیدگیاں پیدا ہونے کا بھی احتمال ہے اور قاعدہ کی رو سے یہ اس لئے درست نہیں کہ فارم اصل آمد پر موصی کی طرف سے یہ اقرار ہوتا ہے کہ:۔

"میں ایک احمدی مسلمان ہونے کی حیثیت میں بیان دیتا ہوں کہ میری آمد اتنی ہی ہے جو میں نے اوپر لکھی ہے اگر میں نے باوجود علم یا قرائن کی موجودگی کے آمد کم دکھائی ہو تو خدا تعالیٰ کے نزدیک میری وصیت منسوخ سمجھی جائے اور میں کسی ثواب کا مستحق نہ سمجھا جاؤں سلسلہ کو بھی اختیار ہو گا کہ اس صورت میں میری وصیت کو منسوخ قرار دے"۔

اب یہ بات غور طلب ہے کہ دفتر بہشتی مقبرہ کسی موصی کی طرف سے کیونکر یہ فارم پُر کر سکتا ہے اور کیونکر اس نہایت اہم ذمہ داری کو اٹھا سکتا ہے جو خود موصی کو اٹھانی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک کارکن کو مثلاً سو روپیہ ماہوار تنخواہ یا الاؤنس گذشتہ سال مل رہا تھا (کیونکہ اس فارم پر ہم گذشتہ سال کی آمد ہی دریافت کرتے ہیں، نہ کہ سال رواں کی یا کسی آئندہ سال کی) لیکن اس میں اس کا گذارہ نہ ہوتا ہو اور وہ اسے گذارہ کے لئے پرائیویٹ طور پر کوئی زائد کام بھی کرنا ہو۔ تو ہمیں کیا علم ہے کہ اس زائد کام سے اسے کتنی آمد ہوئی۔ یہ تو خود وہی بتا سکتا ہے۔ اور وصیت کے اقرار کی رو سے اسے خود ہی بتانا چاہیئے کہ تنخواہ یا الاؤنس اور زائد کام شامل کر کے سال گذشتہ میں اسے کل کس قدر آمد ہوئی تھی۔ کوئی دوسرا شخص یا ادارہ اس کا قائم مقام ہو کر نہیں بتا سکتا۔

پس صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید اور وقف جدید کے کارکنوں سے التماس کی جاتی ہے کہ وہ دفتر بہشتی مقبرہ کے مرسلہ فارم اصل آمد خود پُر کر کے واپس کیا کریں اور دفتر پر یہ ذمہ داری نہ ڈالیں۔ دفتر اس ذمہ داری کو اٹھانے سے قطعی طور معذور ہے۔ جو کارکن زائد کام نہیں کرتے اور ان کی کوئی زائد آمدنی نہیں ان کو کم سے کم یقینی طور پر یہ تو معلوم ہے کہ ان کو کس قدر ماہوار تنخواہ یا الاؤنس گذشتہ سال ملتا رہا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ وہ خود اس فارم کو پُر نہ کریں۔

درخواست دعا

(۱) خاکسار نے امسال ستمبر ۵۹ء کے وسط میں ایم بی بی ایس (فرسٹ پروفیشنل) کا امتحان دینا ہے پچھلی مرتبہ امتحان میں شامل نہیں ہو سکا تھا۔ تمام احباب جماعت و بزرگان دین و درویشان قادیان و اصحاب مسیح موعود کی خدمت میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد زکریا طاہر۔ لاہور)

غیر مسلموں کے اسلامی اخلاق

اسلام نے مسلمانوں کو جو اخلاقی اصول سکھائے تھے۔ ان کو اختیار کرنے والے تاریخ کے اوراق کی زینت بن چکے ہیں۔ اور موجودہ زمانہ میں مسلمان قومیں بحیثیت مجموعی اسلامی اوصاف سے یکسر خالی ہی نظر آتی ہیں۔ اسلام کی جن خوبیوں کو مسلمانوں نے ترک کر دیا۔ ان کو مغربی ممالک کی غیر مسلم قوموں نے اپنا لیا۔ اور یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ موجودہ زمانہ اسلامی اخلاق کے نمونے اسلامی ممالک کے مسلمانوں سے زیادہ مغربی ممالک کے غیر مسلموں میں پائے جاتے ہیں۔ ذیل میں ہم ایک پاکستانی کے دلچسپ تجربات پیش کرتے ہیں۔ جو اس نے لندن کے باشندوں کی دیانت کا امتحان لینے کے لئے کئے تھے۔ لندن والے تو اس آزمائش میں پورے اترے لیکن کیا کسی مسلم ملک کے شہری بھی دیانت کا یہ معیار پیش کر سکتے ہیں؟

کیا لندن کے باشندے دنیا کے دوسرے شہروں میں رہنے والوں سے زیادہ دیانت دار ہیں؟ یہ معلوم کرنے کے لئے میں نے گزشتہ ہفتہ میں متعدد تجربے کئے اور ایک پارسل کو دیدہ دانستہ مختلف مقامات پر پھینک آیا لیکن ہر دفعہ وہ پارسل مجھے واپس مل گیا۔

ایک مرتبہ میرے دوست نے بیان کیا کہ وہ ایک ایسے حوض میں تیرنے کے لئے گئے تھے۔ جہاں کافی مجمع تھا۔ اور واپس آتے ہوئے وہ اپنا بٹوہ بھول آئے جس میں بیس پونڈ کے نوٹ بھی تھے۔ لیکن چند روز کے بعد بذریعہ ڈاک ان کو یہ بٹوہ واپس مل گیا اور اس میں تمام چیزیں موجود تھیں۔ بٹوہ کے ساتھ ہی مرسل نے ڈاک کے خرچ کی بابت پانچ شلنگ کا بل بھی ارسال کیا تھا۔ یہ قصہ سن کر مجھے لندن میں رہنے والوں کی دیانت کا امتحان لینے کا خیال پیدا ہوا۔ اور میں نے ایک چھوٹا سا پارسل بنایا۔ اگرچہ اس پارسل میں صرف چاکولیٹ کے دو ٹکڑے تھے۔ لیکن دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس میں کوئی زیور ہے۔ میں نے اپنے پارسل پر اپنے ایک دوست کا پتہ لکھا جو برمنگھم میں رہتے تھے اور نیچے اپنا لندن کا پتہ بھی درج کر دیا

سب سے پہلے میں ڈاکخانہ گیا۔ اور وہاں یہ پارسل ایک تختے پر چھوڑ آیا۔ ایک گھنٹے کے بعد میں پھر ڈاکخانہ گیا تو معلوم ہوا کہ پارسل ڈاکخانہ کے متعلقہ کلرک کی تحویل میں ہے۔ میں نے اس سے پارسل واپس لیا اور گھر کا رخ کیا۔

ویسٹ اینڈ میں آکسفورڈ اسٹریٹ کے عظیم الشان بازار میں سے گزرتے ہوئے ایک زیر تعمیر مکان کے سامنے چند مزدور نظر آئے۔ میں نے ادھر کا رخ کیا اور ان کے سامنے سے گزرتے ہوئے فٹ پاتھ پر یہ پارسل گرا دیا۔ میں بمشکل پچاس گز آگے گیا ہوں گا کہ ایک مزدور دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ "لیجئے آپ کا یہ پارسل وہاں گر گیا تھا"۔ میں نے مزدور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی لاپرواہی پر اظہار افسوس کیا۔ اور پارسل لے کر آگے بڑھا۔

کچھ دیر کے بعد ہائیڈ پارک کے موڑ پہ بس میں سوار ہوا۔ پارسل کو سیٹ پر رکھا اور پھر اس کو وہیں چھوڑ کر اگلے سٹاپ پر اتر گیا۔ دوسرے روز صبح کو ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ معلوم ہوا کہ لندن ٹرانسپورٹ کے گم گشتہ اشیاء کے شعبہ سے کوئی بول رہا ہے۔ اور اس نے دریافت کیا کہ آپ کل شام کو چار بجے کہاں تھے۔ میں نے کہا کہ "ویسٹ اینڈ میں لیکن آپ یہ کیوں معلوم کرنا چاہتے ہیں"۔ اس نے پھر پوچھا کہ کیا آپ لندن ٹرانسپورٹ کی بس میں سوار ہوئے تھے۔ میں نے کہا کہ "ہاں" میں ایک بس میں ہائیڈ پارک کارنر سے کنگسٹن برج تک گیا تھا"۔ پھر آواز آئی کہ اس بس میں آپ ایک پارسل بھول گئے تھے۔ وہ کسی وقت یہاں آکے لے جائیے۔ چنانچہ میں اسی روز پارسل لے آیا۔ اس دفتر میں مجھے یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی کہ لندن کی بسوں اور زیر زمین ریلوں میں لوگ ہر سال اوسطاً پچاس ہزار چیزیں بھول جاتے ہیں۔ اور یہ دفتر ان کے مالکوں کا پتہ لگا کر یہ چیزیں ان کے حوالہ کرتا ہے۔

اگلے دن میں نے ایک ایسی جگہ موٹر ٹھہرائی جہاں کوئی دو سو موٹریں کھڑی ہوئی تھیں۔ اور موٹر سے اترتے ہوئے یہ پارسل زمین پر گرا دیا۔ دو گھنٹے کے بعد واپس آیا تو دیکھا کہ پارسل اگلی سیٹ پر رکھا ہوا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک چٹھی بھی تھی۔ جس میں لکھا تھا کہ "آپ کا پارسل زمین پر پڑا ہوا تھا۔ اگر آپ اپنی چیزیں احتیاط سے نہ رکھیں گے۔ تو ان کے گم ہو جانے کا اندیشہ ہے"۔

اس کے بعد میں نے زمین دوز ریل کے ایک سٹیشن پر بنچ پر اپنے قریب ہی یہ پارسل رکھا اور اخبار پڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد اٹھا۔ اور پارسل کو بنچ پر چھوڑ کر پلیٹ فارم کے دوسری جانب چلا گیا اگرچہ میں وہاں کھڑا ہوا بظاہر اخبار پڑھ رہا تھا۔ لیکن نظریں بچا کر پارسل کی طرف بھی دیکھ لیتا تھا۔ کوئی ۱۰ منٹ گزرے ہوں گے۔ کہ ایک قلی کی نظر پارسل پر پڑی۔ جو لوگ آس پاس کھڑے تھے۔ قلی نے ان سے دریافت کیا کہ یہ پارسل کس کا ہے ان سب نے لاعلمی کا ظاہر کی۔ پھر اس نے پارسل پر لکھا ہوا پتہ پڑھا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ آخر کار میرے پاس آیا اور کہا کہ "اس پر لکھے ہوئے نام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پارسل آپ کا ہے"۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کر کے پارسل لے لیا۔

دوسرے روز میں ایک کام سے اول کے پولیس اسٹیشن جا رہا تھا اور جب تھانہ کوئی پچاس گز کے فاصلہ پر رہ گیا۔ تو میں نے یہ پارسل پھر سڑک پر گرا دیا۔ پولیس اسٹیشن پہنچ کر صرف چند منٹ ہی گزرے تھے کہ ایک شخص تھانہ میں داخل ہوا۔ جو وضع قطع سے معمولی طبقہ کا آدمی معلوم ہوتا تھا۔ اور پولیس کے افسر سے کہنے لگا کہ یہ "پارسل سڑک پر پڑا ہوا تھا"۔ اس نے پارسل ہاتھ میں لے کر دیکھا۔ اس کے لکھے ہوئے پتہ پر نظر ڈالی۔ اور پھر مجھ سے کہنے لگے کہ مسٹر صدیقی"! کیا آپ کی کوئی چیز کھو گئی ہے میں نے کہا مجھے تو خیال نہیں"۔ اس نے کہا۔ کہ کیا آپ موٹر پر آئے ہیں"؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ تو کہنے لگے۔ کہ "آپ کے پاس کوئی پارسل بھی تھا"؟ میں نے کہا کہ ہاں بھورے رنگ کا ایک پارسل تو تھا لیکن آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں"؟ اس نے پارسل میرے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا "یہ ہے آپ کا پارسل" میں نے اس شخص کا شکریہ ادا کیا۔ جو پارسل لے آیا تھا اور گھر واپس آیا۔

یہ پارسل اب بھی میرے پاس ہے۔ لیکن میں اسکو پھینکنے کی اور کوئی کوشش نہیں کروں گا۔ کیونکہ میں نے لندن والوں کی دیانت کا امتحان لینے کی غرض سے جو تجربے کئے۔ ان سے اس عظیم ترین شہر کے باشندوں کی دیانت کا پورا ثبوت مل گیا ہے۔ چنانچہ میں اس کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میرے ذہن میں بار بار یہ سوال پیدا ہونے لگا ہے کہ کیا میں اپنے وطن اور اپنے شہر کراچی کے باشندوں کی دیانت کا امتحان لینے کے لئے بھی ایسا تجربہ کر سکتا ہوں۔ اور کروں تو اس کا نتیجہ کیا نکلے گا

(ماہنامہ ثقافت لاہور)

انسپکٹر وصایا کا دورہ

مکرم سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا کو جملہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور کے دورہ کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے امید ہے کہ شاہ صاحب سے کماحقہ تعاون فرما کر ممنون فرما دیں گے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز — ربوہ

درخواست دعا

میرے مرحوم بھائی بابو عبد الرحیم صاحب اوورسیر کے بیٹے عزیز عبد المجید احمد نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اوورسیر کا امتحان پاس کیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی یہ کامیابی دین و دنیا میں بابرکت کرے۔ اور اس کو اپنے مرحوم والد کی طرح احمدیت کا شیدائی بنائے۔ آمین۔

خاکسار محمد شفیع نوشہروی دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ کی اہم اور بنیادی ضرورت

مجالس کے ذی ثروت اور غیور نوجوان اپنا فرض پہچانیں

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یہ امر میرے لئے تعجب انگیز ہے کہ ارکین مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک بیشتر تعداد نے ابھی تک اپنی مرکزی تنظیم کی ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی ضرورت کا کما حقہٗ احساس نہیں کیا۔ حالانکہ جو جماعتیں اور تنظیمیں اپنی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کی فکر نہیں کرتیں وہ اپنے فرائض کو پورے طور پر ادا کرنے کے قابل نہیں ہو سکتیں۔ وہ بنیادی ضرورت جس کی طرف سے اب تک غفلت برتی جا رہی ہے مجلس مرکزیہ کے دفتر کے لئے ایک مناسب اور موزوں عمارت تعمیر کرنے سے تعلق رکھتی ہے

دفتر مرکزیہ کی موجودہ عمارت صرف مختصر کمروں پر مشتمل ہے جو مجلس کی رفاہی سرگرمیوں اور خدمت خلق کے پروگراموں کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ مجلس کے تربیتی اور رفاہی کاموں کو وسیع کرنے اور انہیں کامیابی سے چلانے کے لئے ایک ایسی دفتری عمارت کا ہونا ضروری ہے جو متعدد کمروں کے علاوہ ایک موزوں ہال لائبریری کلاس روم اور اسٹور وغیرہ پر مشتمل ہو تاکہ تربیتی اجلاس اور اجتماعات اسی میں منعقد ہو سکیں۔ اور مختلف شعبہ جات کے انچارج صاحبان اور ان کا عملہ زیادہ یکسوئی اور دلجمعی اور سہولت کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرنے کے قابل ہو سکے۔ ہماری مجالس اور خدام کی عدم توجہی کے باعث یہ بنیادی اور اہم ضرورت ابھی تک پوری نہیں ہو سکی اور اس عدم توجہی کا یہ نتیجہ ہے کہ جماعت کی دوسری تنظیمیں اس معاملے میں ہم پر سبقت لے گئی ہیں۔ اس کی تلافی کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ ہم زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کر کے مرکزی دفتر کیلئے ایک ایسی عمارت تعمیر کر کے دکھائیں جو اپنی شان اور وسعت کے لحاظ سے دوسروں کیلئے رشک کا موجب ہو اور جس پر صحیح معنوں میں "دیر آید درست آید" کی مثال صادق آ سکے۔

میں مجلس خدام الاحمدیہ کے ذی ثروت نوجوانوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی سابقہ کوتاہی کو دور کرتے ہوئے تعمیر دفتر کے لئے بڑھ چڑھ کر رقوم پیش کریں گے جماعت میں ایسے بکثرت نوجوان موجود ہیں جو سو سو روپے ہی نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر رقوم اس اہم قومی ضرورت کیلئے پیش کر سکتے ہیں۔ میں خدام الاحمدیہ کے ذی ثروت اور غیور نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آگے بڑھیں اور بے دریغ سو سو روپے اور اس سے بھی بڑی بڑی رقوم پیش کر کے ثابت کر دکھائیں کہ وہ کسی سے پیچھے نہیں بلکہ انشاء اللہ العزیز ان کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے رہے گا۔ خدا ہمارے نوجوانوں کو ہمت عطا کرے اور انہیں قربانی اور ایثار اور قومی ضرورت کے اس امتحان میں پورا اترنے کی توفیق بخشے۔

ایسے تمام خدام جو سو سو روپے پچاس پچاس روپے کی رقوم پیش کریں گے ان کے نام دفتر کے ہال میں دیوار پر کندہ کروا دیئے جائیں گے تاکہ ان کے اس جذبۂ قربانی کی یاد تازہ رہے اور آئندہ آنے والی نسلیں ہمیشہ ان کے لئے دعا کرتی رہیں خدا تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ (نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضرورت ہے

نظارت بیت المال ربوہ کے لئے ایک جونیئر انسپکٹر بیت المال کی ضرورت ہے جس کا کام مقامی جماعتوں کے چندوں کی تشخیص ان کے حسابات کی پڑتال اور نظارت بیت المال سے متعلق دیگر فرائض کی سرانجام دہی ہے۔ امیدوار کے لئے وعظ کی قابلیت اور حساب و کتاب میں مہارت رکھنا ضروری ہے۔ عمر ۲۰ سے ۳۰ سال تک۔ مولوی فاضل یا میٹرک پاس کو ترجیح دی جائے گی۔ ابتدائی تنخواہ ۸۰-۳-۵۰ کے گریڈ میں ۵۰/- روپے علاوہ مہنگائی الاؤنس جس کی موجودہ شرح ۲۰/- روپے ماہوار ہے دی جائے گی۔ پہلے ایک سال کا عرصہ ملازمت امتحانی ہوگا۔

خواہشمند احباب مقامی جماعت کے عہدہ داروں کی سفارش سے درخواستیں بھجوا دیں۔ صدر انجمن کے کارکنان اپنے افسر صیغہ کی اجازت سے درخواست دے سکتے ہیں۔ تمام درخواستیں ۱۵/۹/۵۹ تک نظارت بیت المال میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض احباب اور جماعتوں کو یہ غلطی لگ رہی ہے کہ انیس سالہ کتاب کا دفتر ان کو کتاب خود بخود اپنے خرچ پر پہنچا دے گا۔ اس کے متعلق واضح ہو کہ کتاب کی قیمت اہنیں مفت ہے۔ مگر اخراجات ڈاک وغیرہ بذمہ مجاہد ہیں۔ اور جماعتوں کی طرف سے اسم وار فہرست آنے یا انفرادی طور پر مطالبہ کرنے پر بعد پڑتال کتاب (اگر ایک جلد مجلد ہو تو ڈیڑھ روپیہ ہیں اگر بے جلد ہو تو ایک روپیہ ہیں) وی پی کی جاتی ہے۔ اسی طرح جماعتوں کی کتابیں بھی مطالبہ پر بعد پڑتال ارسال ہوتی ہیں۔ پس احباب اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ دفتر انیس سالہ کتاب ان کو خود ارسال کر دے گا بلکہ آپ کے مطالبہ پر وی پی ہوگی۔

(برکت علی خان بشیر وکیل المال تحریک جدید)

اعلان

مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب و چوہدری عبد الستار صاحب پسران منشی خان صاحب ساکنان چک ۹۷/۴۹ ٹ ڈاکخانہ کالووال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے اپنے بھائی چوہدری محمد حسین خانصاحب مرحوم کے ورثاء یعنی مرحوم کی بیوہ اور ان کی نابالغ اولاد کے مختار ہونے کی حیثیت میں درخواست دی ہے کہ چوہدری خلیل الرحمن خانصاحب ساکن مخدوم پور ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان وغیرہ جمع احباب یا تو حسب وعدہ اراضی دس کنال اور اس کی آمد کا ہمارا حصہ ہمیں دیں۔ یا کم از کم مبلغ دس ہزار روپے واپس کر دیں۔ فریق ثانی میں سے چوہدری خلیل الرحمن خانصاحب مذکور کو نقل درخواست کی طریق معمولی سے پہنچانے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اور مکرم مولوی عبد الرحمن خانصاحب عربی ٹیچر ککی نو ضلع جھنگ اور چوہدری عبد المنان خانصاحب ساکن چک ۹۷/۴۹ ٹ مذکور اور چوہدری عطاء الرحمن خانصاحب شورکوٹ ضلع جھنگ سے جواب نہیں مل سکا۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ پندرہ دن کے اندر جواب درخواست مذکور بھیج دیں اور اس کی پیروی کے لئے بتاریخ ۳۰/۱۰/۵۹ بوقت ۹ بجے دفتر قضاء میں پہنچ جائیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ایس وی اور سی ٹی معلمہ کی ضرورت

ضلع سرگودھا کے ایک زنانہ سکول میں ایک میٹرک ایس وی اور ایک FA - CT معلمہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند معلمات اپنی درخواستیں فوری طور پر مع نقول اسنادات نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ تنخواہ مرجہ گریڈ کے مطابق ہوگی۔

(ناظر تعلیم)

باورچی کی ضرورت

تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس کے لئے ایک اچھے باورچی کی ضرورت ہے جو پاکستانی اور انگریزی کھانے پکا سکتا ہو۔ خواہشمند احباب اپنے امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ ہمیں اپنی درخواستیں بھجوائیں جس میں اپنا تجربہ اور دیگر کوائف کا ذکر ہو۔

(نائب وکیل التبشیر۔ ربوہ)

درخواست دعا: میرے بھائی عزیزم مکرم مرزا محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال حلقہ جنوبی جماعت احمدیہ کراچی قریباً دو ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(خورشید سلمیٰ اہلیہ مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی۔ ربوہ)

آبادکاری کی ضمنی سکیم نمبر ۲ کی تفصیلات کا اعلان

الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں مغربی پاکستان کے بورڈ آف ریونیو کے افسر نگار خاص (سنٹرل ریکارڈ روم) لاہور کے پتے پر بھیجنی چاہئیں۔ فارم یو آر ملنے پر آنے والی ساری درخواستوں کی رسید فارم یو آر نمبر ۳ کی شکل میں دی جائے گی اور اس کی ساری تفصیلات رجسٹر میں درج کر لی جائیں گی۔

سنٹرل ریکارڈ آفس میں موصول ہونے والی ساری درخواستوں کو ضلع وار الگ الگ کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد ہر ضلع سے متعلق درخواستیں فارم یو آر نمبر ۴ کی شکل میں الگ الگ رجسٹر میں درج کی جائیں گی۔ درخواستوں سے منسلک کی گئی دستاویزات کی پوری طرح جانچ پڑتال کی جائے گی۔ اور بعد ازاں ہر درخواست کے ساتھ استحقاق کے سرٹیفکیٹ کی تین تین نقلیں لگا دی جائیں گی۔ اگر توثیق کے آرڈر سے یہ وضاحت نہ ہو سکے کہ زمین کی کسی قسم کے بارے میں دعویدار کا کلیم ہے تو اس صورت میں استحقاق کے تعین کے لئے مزید تحقیقات کی جائے گی۔

بھارت میں چھوڑی ہوئی زمین کا پروڈیوس انڈکس تیار کرتے وقت زمین کی اقسام کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا جائے گا۔ متعلقہ اسسمنٹ سرکل کا سب سے زیادہ پروڈیوس انڈکس مشرقی پنجاب کی ریاستوں اور بھرت پور۔ بیکانیر اور صوبہ دہلی کو دیا جائے گا۔

بھارت کے باقی ماندہ علاقوں کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہر متعلقہ ضلع کے لئے مقرر شدہ زیادہ سے زیادہ پروڈیوس انڈکس دیا جائے۔ متذکرہ پابندیوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہر دعویدار کے استحقاق کا اندازہ فی ایکڑ بنیاد پر لگایا جائے گا جس کے لئے ری ہیبلی ٹیشن کمشنر مغربی پاکستان کوئی شرح مقرر کر دیں گے۔ ری ہیبلی ٹیشن کمشنر مغربی پاکستان کا یہ فیصلہ آخری ہوگا۔ البتہ مجوزہ پروڈیوس انڈکس میں حسب ذیل اضافوں کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ چھوڑی ہوئی اراضی کی تصدیق ہو چکی ہو:-

(۱) ایسے شہروں کی زمین کے لئے جن کی آبادی پچاس ہزار سے زیادہ نہیں (مجوزہ پروڈیوس انڈکس سے پانچ فی صد زیادہ)

۲- ایسے شہروں کی زمین کے لئے جن کی آبادی پچاس ہزار سے زیادہ مگر ایک لاکھ سے زیادہ نہ ہو (مجوزہ پروڈیوس انڈکس سے ساڑھے سات فی صد زیادہ)

(۳) ایسے شہروں کی زمین کے لئے جن کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ مگر دو لاکھ سے زیادہ نہیں۔ مجوزہ پروڈیوس انڈکس سے دس فی صد زیادہ)

(۴) ایسے شہروں کی زمین کے لئے جن کی آبادی دو لاکھ سے زیادہ مگر چار لاکھ سے زیادہ نہیں (مجوزہ پروڈیوس انڈکس سے ساڑھے بارہ فی صد زیادہ)

(۵) ایسے شہروں کی زمین کے لئے جن کی آبادی چار لاکھ سے زیادہ ہے۔ (مجوزہ پروڈیوس انڈکس سے پندرہ فی صد زیادہ)

(۶) جالندھر شہر کے نواح میں آباد بستیوں کے لئے جو بستی شاہ قلی۔ مٹھو صاحب۔ بابا خیل۔ پیر دادخاں اور گڑھا دینیدمن اور دو کوہ سیداں پر مشتمل ہیں (مجوزہ پروڈیوس انڈکس سے دس فی صد زیادہ)

(۷) ان دیہات کی زمینوں کے لئے جو تحصیل اور ضلع امرتسر کے سب اربن اسسمنٹ سرکل میں واقع ہیں۔ (مجوزہ پروڈیوس انڈکس سے ساڑھے بارہ فی صد زیادہ)

اس سکیم کی شرطوں پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ کسی دعویدار کو قریب قریب ویسی ہی زمین الاٹ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ جس کی پیداواری قیمت اس کی متروکہ مملوکہ اراضی کے لگ بھگ متصور ہوگی۔ ایسی پیداواری قیمت کا تعین ایسے اسسمنٹ سرکل کی اعلیٰ درجے کی زمین کے پروڈیوس انڈکس یونٹ کی پیداواری قیمت کو ملحوظ خاطر رکھ کر کیا جائے گا۔ جس میں الاٹمنٹ کے حصول کی خواہش کا اظہار کیا گیا ہو۔

مغربی پاکستان کی زمین کی مختلف اقسام کو کوئی اہمیت نہیں دی جائے گی۔ بشرطیکہ ذیل میں دئے گئے علاقوں کی متروکہ اراضی کے پروڈیوس انڈکس کو ان کے مقابلے دی گئی شرح کے مطابق بڑھا دیا جائے۔

(۱) ایسے شہروں کی زمین کے لئے جن کی آبادی پچاس ہزار سے زیادہ نہ ہو (مجوزہ پروڈیوس انڈکس سے پانچ فی صد زیادہ)

(۲) ایسے شہروں کی زمین کے لئے جن کی آبادی پچاس ہزار سے زیادہ مگر ایک لاکھ سے زیادہ نہ ہو (مجوزہ پروڈیوس انڈکس سے ساڑھے سات فی صد زیادہ)

(۳) ایسے شہروں کی زمین کے لئے جن کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ لیکن دو لاکھ سے زیادہ نہ ہو (مجوزہ پروڈیوس انڈکس سے دس فی صد اضافہ)

(۴) ایسے شہروں کی زمین کے لئے جن کی آبادی دس لاکھ سے زیادہ لیکن چار لاکھ سے زیادہ نہ ہو (مجوزہ پروڈیوس انڈکس سے ساڑھے بارہ فی صد زیادہ)

(۵) ایسے شہروں کی زمین کے لئے جن کی آبادی چار لاکھ سے زیادہ ہو (مجوزہ پروڈیوس انڈکس سے پندرہ فی صد زیادہ)

"مشرقی پاکستان کے عوام کو اپنا مستقبل پھر روشن نظر آنے لگا ہے"

کراچی واپس پہنچ کر صدر جنرل محمد ایوب کا بیان

کراچی ۸ ستمبر۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان کے عوام کو اپنا مستقبل پھر روشن نظر آنے لگا ہے۔ لیکن انہیں اندیشہ ہے کہ اگر پرانی جمہوریت کو بحال کیا گیا تو بنا بنایا کھیل پھر بگڑ جائے گا۔

صدر مملکت کل تیسرے پہر تین بج کر چالیس منٹ پر پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کے طیارے میں ڈھاکہ سے کراچی پہنچے تھے۔ آپ نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی پاکستان کے عوام اپنی مشکلات کے باوجود ہشاش بشاش ہیں اب ان میں دوبارہ ذاتی وقار پیدا ہو گیا ہے اور اور انہیں پھر اپنا مستقبل روشن نظر آنے لگا ہے۔ صدر نے کہا میں نے اپنے دورہ مشرقی پاکستان میں ہزار ہا نگاہ کے لوگوں سے تبادلہ خیالات کیا۔ بعض لوگوں نے مجھ سے بات چیت کرتے ہوئے اس خدشے کا اظہار کیا کہ اگر سابقہ جمہوریت عود کر آئی تو بنا بنایا کھیل پھر بگڑ جائے گا۔

صدر نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں کچھ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں دستوری پروگرام ایسے طریقے سے مرتب کرنا چاہیے کہ ملک میں از سر نو سیاسی عدم استحکام پیدا نہ ہونے پائے۔

جنرل محمد ایوب خاں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مشرقی پاکستان میں عام حالات اچھے ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ جلد ہی غیر ملکی ماہرین کی خدمات حاصل کی جائیں گی جو پاکستانی ماہرین سے مل کر یہ معلوم کریں گے کہ مشرقی پاکستان میں کونسی صنعتیں قائم کی جا سکتی ہیں۔ جونہی اس سلسلے میں ایک خاکہ تیار ہو گیا اور صنعتوں کے قیام کا آغاز ہو گیا۔ اس صوبے کے حالات سدھرنے لگیں گے۔ صدر نے اس سلسلے میں مشرقی پاکستان میں قائم شدہ پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے کا ذکر کیا اور کہا کہ اس نے آبپاشی کی سکیموں کا جائزہ لینا شروع کر دیا ہے۔ آپ نے کہا ان سکیموں کی تکمیل کے بعد صوبے میں مرفہ الحالی اور خوشحالی کا دور شروع ہو جائے گا۔ صدر نے اپنے بیان کا لب لباب بیان کرتے ہوئے کہا کہ سائنٹیفک منسٹری نے مسائل کا جائزہ لینا شروع کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے امید بندھ گئی ہے کہ بہت سی گتھیاں سلجھ جائیں گی

مقامی اور مہاجر کا امتیاز ختم کر دیا جائے گا

ڈھاکہ ۸ ستمبر۔ صدر جنرل محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ مہاجرین کی بحالی سے متعلق حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ ان لوگوں کو قوم کی اقتصادی اور سماجی زندگی میں سمو دیا جائے اور مقامی اور مہاجر کے مصنوعی امتیاز کا بالکل خاتمہ کر دیا جائے۔ صدر مملکت نے یہ الفاظ کل صبح ڈھاکہ کے قریب محمد پور کی مہاجر کالونی کا افتتاح کرتے ہوئے کہے۔

آپ نے کہا کہ اس سال کے آغاز سے اس وقت تک مہاجر بھائیوں کی آبادکاری کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں ان سے بخوبی واضح ہو سکتا ہے کہ حکومت انہیں اطمینان بخش طور پر بحال کرنے کے لئے کس قدر بے تاب ہے افتتاح کی رسم ادا کرتے وقت بارش ہو رہی تھی۔ لہذا افتتاح کے لئے شامیانہ نصب کر دیا گیا تھا لیکن بارش اتنی تیز تھی کہ شامیانہ میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے کپڑے شرابور ہو گئے تھے اس کالونی میں ایک ہزار مکان اور تین سو فلیٹ تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ پندرہ ہزار قطعات اراضی ایسے لوگوں کے ہاتھ فروخت کئے جائیں گے جو خود مکانات تعمیر کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔

صدر نے افتتاح کی رسم ادا کرنے کے بعد نئی گھروں کا معائنہ کیا۔ انہوں نے چھ مہاجرین کو الاٹمنٹ آرڈر دئے اور پندرہ مہاجرین کو مکانات کی کنجیاں دیں۔ سب سے پہلے مکان کی کنجی حکیم رشید احمد کو دی گئی جو بہار کے مہاجر ہیں صدر نے اس کالونی کا اجتماعی مرکز کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔ اس کالونی میں آباد ہونے والوں کے لئے پوری سہولتیں مہیا کی جائیں گی وہاں سکول، ہسپتال۔ پارک۔ کھیل کے میدان اور مسجدیں بھی تعمیر کی گئی ہیں۔ صدر نے مہاجرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آبادکاری کا معاملہ حکومت کی نگاہ میں بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے توقع ہے کہ دوبارہ آبادی کا سارا کام اس سال کے اختتام سے پہلے پہلے ختم ہو جائے گا۔ بھارت سے آئے ہوئے زمینداروں کی بڑی تعداد کو زمینوں پر آباد کیا جا چکا ہے۔ جن لوگوں کو زمینوں وغیرہ پر آباد نہیں کیا جا سکا۔ ان کے لئے کالونیاں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ جن میں سے ایک کورنگی (کراچی) میں ہو (۲)

(۲) کی گئی ہے اس قسم کی کالونیاں صرف مہاجرین کی آبادکاری تک محدود نہیں ہوں گی بلکہ ان میں ایک تہائی ایسے غیر مہاجر بھی آباد کئے جائیں گے جن کے پاس رہنے کیلئے مکان نہیں۔

خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام کو سائنٹیفک طریقوں سے عملی جامہ پہنانے کی ضرورت

مجلس مباحثہ میں وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب کی تقریر

کراچی ۹ ستمبر۔ مسٹر محمد شعیب وزیر خزانہ پاکستان نے کہا ہے کہ عوام کی اخلاقی۔ سماجی اور معاشی حالت کی اصلاح کے لئے خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام پر سائنٹفک طریقوں سے عمل کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ وزیر خزانہ کل کم ترقی یافتہ ممالک کی آبادی بڑھ جانے کے مسائل سے متعلق چھ روزہ مجلس مباحثہ کا افتتاح کر رہے تھے۔ یہ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس کے زیر اہتمام شروع ہوئی ہے۔

اس مباحثہ میں پاکستان سمیت آٹھ ممالک حصہ لے رہے ہیں۔ جن کے نمائندوں کی تعداد دس تا پندرہ ہے اور جو لنکا۔ بھارت۔ انڈونیشیا۔ جاپان۔ ملایا۔ تھائی لینڈ متحدہ عرب جمہوریہ اور امریکہ پر مشتمل ہیں۔ مسٹر شعیب نے کہا کہ شرح آبادی بڑھ جانے سے بچت کی شرح گھٹ جاتی ہے اور قومی مسائل پر بری طرح بوجھ پڑتا ہے۔ جو سرمایہ لگانے اور لمبے عرصے کے ترقیاتی پروگراموں کے لئے بیحد ضروری ہوتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ نئی حکومت خالی نعروں اور دل بہلاوے کی فضول باتوں کی حامی نہیں۔ اس کے برعکس وہ ٹھوس حقائق اور سخت محنت کی قائل ہے اور حقائق کا مقابلہ کرنے کے قائل ہیں خواہ وہ کتنے ہی تلخ کیوں نہ ہوں۔ آپ نے کہا کہ حکومت پاکستان ملک کی اقتصادیات کا جائزہ لے رہی ہے۔ اس وقت دوسرا پنجسالہ منصوبہ اس کے زیر غور ہے ترقیاتی منصوبہ بندی کے وقت مسائل کو ذہن میں رکھنا بہت ضروری ہوگا ہے۔ ہمیں اس سوال پر بھی غور کرنا ہے کہ مناسب کنبے کے ارکان کی تعداد کتنی ہونی چاہیئے۔ یہی وہ بنیاد ہے جس پر ہم ملکی اقتصادیات کی عمارت کھڑی کرنے کے خواہاں ہیں۔ پاکستان کے پہلے پانچسالہ منصوبہ کے بارے میں منصوبہ بندی بورڈ کا اندازہ یہ ہے کہ آبادی کی شرح میں ایک اعشاریہ چار فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر پاکستان کی آبادی کی رفتار ملک کی ترقیات کی نسبت زیادہ رہی تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہماری ساری عرق ریزی اکارت جائے گی اور بحیثیت مجموعی ملک کی بہبود کا مسئلہ حل نہیں ہو سکے گا۔

ملوں کو بعض اقسام کا کپڑا تیار کرنے کی ممانعت کر دی جائے گی

پشاور ۹ ستمبر منصوبہ بندی کمیشن کے ارکان نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ حکومت پاکستان آئندہ دو ہفتے تک ملک کے چھوٹے صنعت کاروں کے لئے سوت کا کوٹا مقرر کر دے گی منصوبہ بندی کمیشن کے یہ ارکان علاقہ پشاور کے چھوٹے صنعت کاروں سے ان کی مشکلات کے بارے میں تبادلہ خیالات کر رہے تھے۔

انہوں نے وعدہ کیا کہ اس علاقہ کے چھوٹے صنعت کاروں کی ہر ممکن امداد کی جائیگی انہوں نے کہا کہ صدر مملکت چھوٹے صنعت کاروں اور دست کاروں کی بہبود کے متمنی ہیں۔ انہوں نے چھوٹے صنعت کاروں کے اس خیال کی تردید کی کہ حکومت کی طرف سے بڑے صنعت کاروں کو زیادہ امداد دی جا رہی ہے یا دی جائے گی۔

انہوں نے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کی ترقی کے لئے ۷۵ کروڑ روپیہ رکھا جائے گا اور گھریلو صنعتوں کے لئے مخصوص ہونے والی رقم کسی صورت میں بھی اس سے زیادہ نہیں ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کی حفاظت کے لئے ٹیکسٹائل ملوں پر پابندی عاید کر دینے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ تا کہ وہ بعض اقسام کا کپڑا تیار نہ کریں جو اس وقت کھڈیوں کے ذریعہ فراہم کیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کے لئے قرضے اور خام مال کی سہولتیں فراہم کرنے اور پیداوار کے سلسلہ میں ان صنعتوں کی حوصلہ افزائی کرنے سے ان کی حالت کی اصلاح ہو جائے گی۔

مطابق کسی بڑے متروکہ صنعتی یونٹ پر صرف ایک شخص کی ملکیت قائم نہیں ہو سکے گی اس کے ساتھ اس کی قسطوں کی صورت میں قیمت کی ادائیگی کا طریقہ بھی ختم کر دیا جائے گا

معاوضہ کے قانون پر نظر ثانی

کراچی ۹ ستمبر۔ وزیر بحالیات لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خان نے بتایا ہے کہ اس مہینے کے وسط تک مہاجرین کے معاوضے کے قانون میں ضروری ترامیم کر دی جائیں گی۔ ان ترامیم کے م

چھوٹی صنعتوں کے فروغ کا پنجسالہ منصوبہ مرکزی حکومت کو پیش کر دیا گیا

"زرعی پیداوار بڑھانے والی صنعتوں کو فوقیت دی جائے گی"

کراچی، ۹ ستمبر، چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن کے چیئرمین میجر جنرل شاہد حامد نے بتایا ہے کہ ہیں نے چھوٹی صنعتوں کے فروغ کا ایک پنجسالہ منصوبہ منظوری کے لئے مرکزی حکومت کو پیش کر دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ایسی چھوٹی صنعتوں کو فوقیت دی جائے گی۔ جن کی وجہ سے ملک کی زرعی پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔ ان میں زرعی آلات تیار کرنے والی صنعتیں شامل ہونگی۔

میجر جنرل حامد نے کل شام ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ پھلوں کو ڈبوں میں بند کرنے والی اور اس نوعیت کی دوسری صنعتیں مساوی اہمیت کی مستحق ہیں۔ اس کے بعد ان چھوٹی صنعتوں کا نمبر آتا ہے۔ جو دیسی خام مال استعمال کرتی ہیں۔ میجر جنرل شاہد حامد نے یہ نہیں بتایا کہ ان کے پنجسالہ منصوبے کو عملی جامہ پہنانے پر کتنا روپیہ صرف ہوگا۔ آپ نے کہا کہ جب تک مرکزی حکومت اس منصوبہ کی منظوری نہیں دیتی۔ اس وقت تک منصوبہ پر خرچ کا اندازہ نہیں بتایا جا سکتا۔

میجر جنرل حامد نے کہا کہ چھوٹی صنعتیں کسی ملک کی ترقی کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ انہیں سماجی و معاشی ڈھانچے میں ایک ترقی پذیر عنصر کی حیثیت حاصل ہے۔ ان کا ایک طرف زراعت سے اور دوسری جانب بڑی صنعتوں سے گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ بڑی اور چھوٹی صنعتوں کے درمیان کوئی رقابت نہیں ہے۔ اس لئے چھوٹی صنعتوں کے فروغ کے مسئلہ پر ایک پرعزم زاویہ نگاہ اپنانے کی ضرورت ہے۔

پاکستان کیلئے امریکہ سے گندم

کراچی ۹ ستمبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ دسمبر ۵۸ء سے اگست ۵۹ء تک پاکستان کو امریکہ سے پانچ لاکھ ٹن اور کینیڈا سے چالیس ہزار ٹن گندم ملی۔ کسی جہاز کو نقصان نہیں پہنچا۔

زہریلی خوراک کھا لینے سے دو ہلاک

چپائی نواب گنج (راجشاہی) ۹ ستمبر۔ یہاں دو افراد زہریلی خوراک کھا لینے سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ نو افراد کے ایک کنبہ کو قریبی ہسپتال میں علاج کے لئے پہنچا دیا گیا ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ ایک مقامی ریڈ سٹور کے تقریباً دو سو من زہر آلود اناج فروخت کیا گیا۔ چنانچہ سب ڈویژنل آفیسر نے اب عوام میں اشتہارات تقسیم کر کے انہیں ہدایت کی ہے کہ وہ اس سٹور سے حاصل کردہ اناج استعمال نہ کریں۔ مزید تفتیش جاری ہے

برطانیہ کے عام انتخابات اکتوبر میں ہونگے

لندن ۹ ستمبر، مسٹر میکملن وزیر اعظم برطانیہ سکاٹ لینڈ میں ملکہ سے بات چیت کرنے کے بعد لندن واپس آ گئے ہیں۔ آج رات انہوں نے کابینہ کا ایک خاص اجلاس نمبر دس ڈاؤننگ سٹریٹ میں طلب کیا ہے جس میں برطانیہ کے عام انتخابات کی تاریخ کا قطعی فیصلہ کیا جائے گا۔ خیال یہ ہے کہ عام انتخابات اکتوبر میں ہونگے

درخواست دعا

مظفر الدین چوہدری صاحب مدیر ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز گذشتہ چند روز سے بیمار ہیں نیز چند خانگی مشکلات میں بھی مبتلا ہیں ـــــ چوہدری صاحب سلسلہ کے پرانے اور مخلص کارکنوں میں سے ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ چوہدری صاحب کے لئے خاص توجہ اور درد دل سے دعائیں کرتے رہیں تا کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کی پریشانیاں رفع ہوں۔

(خاکسار سید محمد اکرم شاہ۔ لاہور)